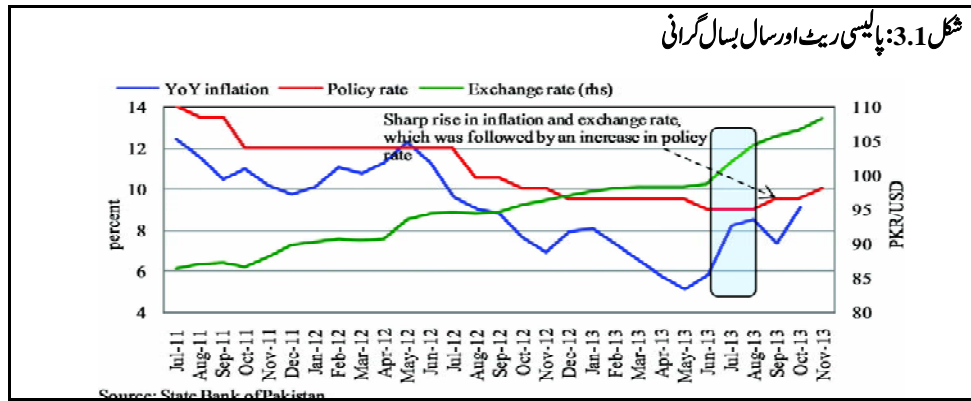


3 زری پالیسی وگرانی

3.1 عمومی جائزہ

مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ دو برسوں سے جاری موافق زری پالیسی ختم ہوگئی اور اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2013ء سے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافہ کر کے اسے 9.5 فیصد کر دیا جبکہ اس سے قبل مالی سال 12ء اور مالی سال 13ء میں مجموعی طور پر 500 بی پی ایس کم کیے گئے تھے (شکل 3.1)۔^{1,2} پالیسی میں یہ تبدیلی ضروری تھی تاکہ (i) پاکستانی روپے کو استحکام ملے، جس کی قدر میں مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ پانچ برسوں کی تمام سہ ماہیوں کی نسبت زیادہ کمی ہوئی۔^{3,4} (ii) گرانی میں اضافے کے ساتھ ساتھ گرانی کی توقعات کی بحالی پر عمل ظاہر کیا جائے اور (iii) حکومتی قرض گیری کو اسٹیٹ بینک کے بجائے دیگر ذرائع پر منتقل کیا جائے۔ مجموعی لحاظ سے اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی سے آئی ایم ایف کے استحکام پروگرام کو تقویت دینے کی عکاسی ہوتی ہے جس میں پاکستان ستمبر 2013ء میں داخل ہوا تھا۔



پاکستانی روپے کی قدر میں کمی خاص طور پر پریشان کن تھی کیونکہ اس سے نہ صرف ملک کے بیرونی قرضوں اور واجبات کی واپسی کا بوجھ بڑھ گیا بلکہ یہ سہ ماہی کے دوران گرانی کے رجحان میں تبدیلی اور گرانی کی توقعات کو بڑھانے کی بھی جزوی طور پر ذمہ دار تھی۔ مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 8.1 فیصد تک پہنچ گئی جو ایک سہ ماہی قبل صرف 5.6 فیصد تھی۔ پاکستانی روپے کی کمزوری کے علاوہ گرانی کو بڑھانے میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں معتدل اضافے، بجلی کی قیمت کے بڑھنے، بنیادی غذائی اشیاء کی رسد میں مشکلات اور جی

1 نومبر 2010ء تا جولائی 2012ء کے دوران پالیسی ریٹ کو 14.0 فیصد کی سطح پر برقرار رکھنے کے بعد اسٹیٹ بینک نے 31 جولائی 2012ء کو پالیسی ریٹ میں 50 بیس پوائنٹس کی کمی کی۔ تب سے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 500 بیس پوائنٹس کی کمی ہوئی ہے اور یہ آخر گشت 2013ء تک صرف 9.0 فیصد پر ہوا تھا۔

2 اس کے بعد نومبر 2013ء میں پالیسی ریٹ میں مزید 50 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا جس سے سال کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی اضافہ 100 بی پی ایس ہو گیا۔

3 روپے کی قدر میں بڑی کمی کی وجوہات میں بیرونی خسارے میں اضافہ، بین الینک منڈی سے اسٹیٹ بینک کی ذمہ داریوں میں خریداریاں اور آئی ایم ایف کے نئے پروگرام سے قبل بازار میں بے بازاری کے احساسات شامل تھے۔

4 بڑھتے ہوئے بیرونی خسارے کی وجہ سے پہلی سہ ماہی کے دوران ملک کے ذمہ داریوں کے ذخائر میں 1.2 ارب ڈالر کی کمی ہوئی۔

ایس ٹی کی شرح میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا۔ پیٹرول اور گندم کی خوردہ قیمتوں میں اضافہ نہ صرف لاگت پر مبنی گرانے اور بلند اجرتوں بلکہ گھرانوں اور کاروباری اداروں کی گرانے سے متعلق توقعات پر بھی اثر انداز ہوا (سیکشن 3.4)۔

اگرچہ گرانے میں ہونے والا حالیہ اضافہ بظاہر لاگت کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے لیکن اس کے لیے اسٹیٹ بینک کا پالیسی رد عمل ضروری ہے تاکہ دور ثانی کے اثرات سے بچا جاسکے۔ خاص طور پر، زری پالیسی رسد پر مبنی غذائی گرانے کو محدود نہیں کر سکتی بلکہ یہ گرانے کی توقعات کا انتظام کر کے اس کے تمام اجناس پر اثرات سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔ مزید برآں، بڑھتی ہوئی گرانے کے ماحول میں مستقل نامیہ شرح ہائے سود سے دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے، اگر نجی شعبے کی قرض گیری میں تیزی آجائے۔

مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زری مجموعوں کا رجحان بھی معاون ثابت نہیں ہو سکا۔ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں 17.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں روم کی خالص واپسی کی گئی تھی۔⁵ اسٹیٹ بینک پر اس بڑھتے ہوئے انحصار میں کئی عوامل نے کردار ادا کیا جن میں بیرونی قرض دہندگان کو قرضوں کی خالص واپسی، منافع کی شرحوں میں کمی کے بعد قومی بچت اسکیموں میں کم سرمایہ کاری اور سخت زری پالیسی کی توقع کے باعث اوّلین نیلامیوں میں بینکوں کی محتاط شرکت شامل ہیں (سیکشن 3.2)۔

اگرچہ حکومت سہ ماہی کے لیے آئی ایم ایف کی مقررہ حد میں رہتے ہوئے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کم کرنے میں کامیاب رہی لیکن وہ ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں دی گئی وفاقی حکومت کی مرکزی بینک سے قرض گیری کی سہ ماہی حدود کو صفر پر برقرار نہیں رکھ سکی۔ اس سے قطع نظر، میزانیہ قرض گیری میں اضافے کا رسد زر (زر) پر توسیعی اثر بڑی حد تک بیکاری شعبے کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سے زائل ہو گیا۔ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں زری وسیع کی رسد میں صرف 21.5 ارب روپے (0.2 فیصد) کا اضافہ ہوا جو م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے اضافے کے نصف سے بھی کم ہے (جدول 3.1)۔

جہاں تک نجی شعبے کے قرضوں کا تعلق ہے پہلی سہ ماہی میں عام طور پر جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص واپسی کی جاتی ہے۔ تاہم م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں خالص واپسی نمایاں طور پر گزشتہ برس سے کم تھی جبکہ روم کی تقسیم قدرے مستحکم رہی۔⁶

نئے قرضوں کے استعمال کی بلند سطح کی وجوہات میں بین الینک بازار میں اضافی سیالیت کے ساتھ ساتھ مقامی اشیا سازی کی بحالی شامل ہیں۔ خاص طور پر عرصیت مکمل کرنے والے ٹی بلز میں نو سرمایہ کاری میں بینکوں کی ہچکچاہٹ کے ساتھ بین الینک⁷ سے اسٹیٹ بینک کی زرمبادلہ میں خالص خریداریوں سے بازار میں روپے کی اضافی سیالیت مہیا کرنے میں مدد ملی تھی کہ سیالیت کی مقدار اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں کی سمت کی مراجعت کا باعث بنی: آخر جون 2013ء تک بازار زر کے سودوں کے ذریعے 208 ارب روپے کے خالص ادخال کے مقابلے میں آخر ستمبر 2013ء تک اسٹیٹ بینک کے خالص انجذاب کی سطح 40 ارب روپے پر تھی (شکل 3.2)۔ یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ مستقبل میں زری توسیع اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں اور اسٹیٹ بینک کے خالص زرمبادلہ ذخائر پر مقداری حد کے باعث محدود ہو گئی ہے۔ اس محدود زری

⁵ خاص طور پر حکومت نے سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے 379.2 ارب روپے قرض لیا جبکہ دولتی بینکوں سے بیرونی قرض گیری کم ہو کر 179.1 ارب روپے رہ گئی۔

⁶ نجی شعبے میں خالص واپسی صرف 17.4 ارب روپے تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں یہ 84.9 ارب روپے تھی۔

⁷ آئی ایم ایف کے پروگرام کا ایک پیشگی اقدام جولائی تا اگست 2013ء کے دوران بین الینک منڈی سے 125 ملین ڈالر کی خریداری تھی تاکہ کیلی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کو رد کیا جاسکے۔

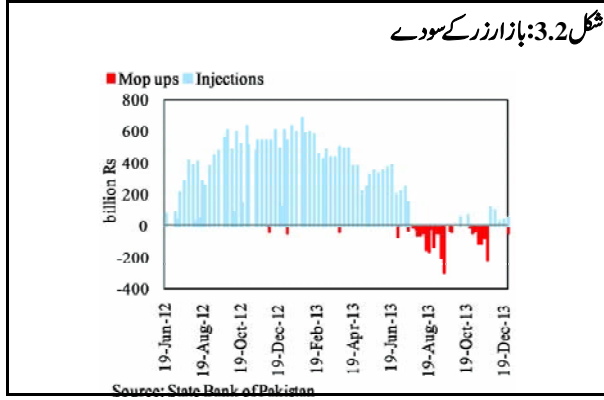
جدول 3.1: زری مجموعے۔ پہلی سہ ماہی						
تجم اور بہاؤ، ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں						
اسٹاکس میں فیصد نمو		اسٹاکس میں مطلق تبدیلیاں		اسٹاکس اس مدت تک		
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	ستمبر 13ء	جون 13ء	
0.2	0.7	21.5	54.0	8879.3	8857.8	زرو سیج (زرر)
-64.4	2.2	-173.2	11.8	95.7	268.8	خالص بیرونی اثاثے
-109.9	-1.1	-146.1	-4.3	-13.1	132.9	اسٹیٹ بینک
-19.9	11.6	-27.1	16.0	108.8	135.9	جدولی بینک
2.3	0.6	194.6	42.2	8783.6	8589.0	خالص ملکی اثاثے
8.9	6.8	174.2	101.7	2128.2	1954.0	اسٹیٹ بینک
0.3	-1.1	20.4	-59.4	6655.4	6635.0	جدولی بینک
						جس میں
3.1	3.7	176.7	159.0	5913.8	5737.1	(i) کل وقتی قرض گیری
3.8	4.0	200.0*	152.5	5446.4	5246.4	برائے اعانت میزانیہ
17.1	-23.4	379.2	-399.4	2592.1	2212.9	اسٹیٹ بینک
-5.9	26.4	-179.1	551.9	2854.3	3033.5	جدولی بینک
-4.7	2.1	-22	9.0	445.7	467.7	اجناس کی سرگرمیاں
0.5	-1.9	17.6	-69.4	3681.6	3664.0	(ii) غیر کل وقتی شعبہ
-0.5	-2.5	-17.4	-84.9	3340.0	3357.4	نئی شعبے کا قرضہ
12.2	6.0	35.1	15.5	323.1	288.1	پی ایس ایز کا قرضہ
0.0	5.9	0.3	-47.4	-811.8	-812.1	(iii) دیگر اجزا خالص
* زری سروے میں دی گئی بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری اور وزارت خزانہ کی جانب سے فراہم کردہ مالکاری کے اعداد و شمار میں معمولی فرق ہے (جسے جدول 4.1 میں دیا گیا ہے)۔ براہ مہربانی تفصیلات کے لیے اعداد و شمار کی توضیح نمبر 5 ملاحظہ فرمائیے۔						
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

توسیع کے ساتھ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی مساوات کی جزوی مراجعت گرانہ کی توقعات کے خاتمے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ تلف پذیر غذائی اشیاء میں نمایاں تفریط زر کے باعث دسمبر 2013ء اور جنوری 2014ء میں سال بسال گرانہ میں پہلے ہی نرمی آچکی ہے۔⁸ پورے م 14ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی گرانہ کی پیش گوئی 10.0 فیصد تا 11.0 فیصد کی حد میں ہو سکتی ہے (سیکشن 3.4)۔

3.2 زری مجموعے

م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرو سیج کی رسد (زرر) میں صرف 0.2 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں یہ 0.7 فیصد بڑھی تھی (جدول 3.1)۔ زرر کی نمو میں اس سست روی کا سبب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 64.4 فیصد کی تھی جس نے سہ ماہی کے دوران خالص ملکی اثاثوں میں ہونے والی 2.3 فیصد نمو کو زائل کر دیا۔

⁸ نومبر 2013ء میں بڑھ کر 10.9 فیصد تک پہنچنے کے بعد گرانہ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2013ء میں کم ہو کر 9.2 فیصد سال بسال پر آگئی ہے اور جنوری 2014ء میں مزید کمی کے بعد 7.9 فیصد ہو گئی۔ اس کی کا اہم سبب غذائی گرانہ میں نمایاں کمی تھی جو نومبر 2013ء کے 13.0 فیصد سے گر کر دسمبر 2013ء میں 8.9 فیصد اور جنوری 2014ء میں 6.7 فیصد پر آگئی۔



خالص بیرونی اثاثے

م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 173.2 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 11.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ م س 14ء کے دوران قرضوں کی واپسی کے سبب بیرونی خسارے میں اضافہ اس کمی کا سبب تھا جس کے نتیجے میں ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں 1.2 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی (باب 5)۔⁹ پیشتر کی اسٹیٹ

بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں ہوئی کیونکہ اسٹیٹ بینک بیرونی قرضوں کی براہ راست واپسی کرتا ہے۔ تاہم جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں بھی سہ ماہی کے دوران کمی واقع ہوئی کیونکہ جاری کھاتے سے متعلقہ ادائیگیاں بھاری مقدار میں تھیں اور اسٹیٹ بینک کی زرمبادلہ کی اعانت حاصل نہیں تھی۔ مزید برآں، سہ ماہی میں کمرشل بینکوں نے بیرون ممالک میں مالی اداروں سے اپنی قرض گیری (عام طور پر اپنے تجارتی نوٹسز میں اور وڈرافٹ کی شکل میں) میں اضافہ کر دیا تاکہ زرمبادلہ کی ادائیگیوں اور وصولیوں کے درمیان فرق پورا کیا جاسکے جس کے نتیجے میں خالص بیرونی اثاثوں میں مزید کمی واقع ہو گئی۔¹⁰

خالص ملکی اثاثے

م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 2.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی سہ ماہی میں 0.6 فیصد کا معتدل اضافہ ہوا تھا۔ اس اضافے کی وجوہات میں بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری میں اضافہ، پی ایس ایز کی جانب سے قرضوں کے استعمال کی بلند سطح اور نجی شعبے کے قرضوں کی واپسی کی پست سطح شامل ہیں۔

م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری میں 200.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 152.5 ارب روپے بڑھے تھے۔ اس اضافے کا سبب بیرونی شعبے کی مالکاری اور قومی بچت اسکیموں کی مالکاری میں کمی تھی۔ خاص طور پر م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی قرضوں کی واپسی نئی ملنے والی رقم سے بڑھ گئی۔ اس کے نتیجے میں اصل مالکاری کی ضروریات 286.9 ارب روپے سے بڑھ کر 314.1 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔¹¹ دوسری جانب، م س 14ء کی اسی سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں سے جمع ہونے والی خالص رقم گزشتہ برس کے مقابلے میں کم تھیں جس کا سبب جنوری اور جولائی 2013ء کے دوران منافع کی شرحوں میں کمی تھی (باب 4)۔ اس کے نتیجے میں حکومت کے پاس میزانیہ خسارے کی مالکاری کے لیے بینکاری نظام سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

⁹ مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر 1.8 ارب ڈالر کے بیرونی قرضے (بشمول قلیل مدتی قرضے) واپس کیے گئے۔

¹⁰ خالص بیرونی اثاثوں کو اخذ کرتے ہوئے بیرونی ذرائع کے واجبات کو بیرونی اثاثوں سے الگ کر لیا جاتا ہے۔

¹¹ مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ 286.9 ارب روپے تھا؛ تاہم اگر ہم بیرونی مالکاری میں 27.2 ارب روپے کی خالص کمی کو شامل کر لیں تو مؤثر مالکاری کی ضروریات بڑھ کر 314.1 ارب روپے ہو جائیں گی۔

بینکاری نظام میں حکومت نے قرض گیری کے لیے کمرشل بینکوں کے بجائے اسٹیٹ بینک پر انحصار میں اضافہ کر دیا۔ حکومت نے م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے 379.2 ارب روپے کا قرض لیا جبکہ اس نے جدولی بینکوں کو 179.1 ارب روپے واپس کیے (جدول 3.1)۔ اسٹیٹ بینک پر انحصار میں اضافے کا سبب شرح ہائے سود کے مستقبل کے متعلق بازاری میں پائی جانے والی غیر یقینی کیفیت تھی جبکہ ستمبر کے زری پالیسی اعلان نے بینکوں کو ٹی بل نیلامیوں میں سرگرم شرکت کرنے سے دور رکھا۔

جدول 3.2: م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹی بل کی نیلامیوں کا خلاصہ						
ارب روپے						
ہدف قبل از نیلامی	عرصیت	پیشکش کردہ (مستقیم)	قبول کردہ (تمام)	قبول کردہ عرصیت کا خالص	قبول کردہ عرصیت کا خالص	
11 جولائی 13ء	300.0	345.2	229.3	240.3	226.4	-104.9
25 جولائی 13ء	300.0	457.7	279.2	275.5	264.7	-182.2
8 اگست 13ء	300.0	332.6	184.7	195.7	182.6	-136.9
22 اگست 13ء	200.0	34.4	31.1	33.1	25.5	-1.3
5 ستمبر 13ء	250.0	214.4	87.9	88.3	82.1	-126.1
19 ستمبر 13ء	250.0	210.3	634.3	515.9	495.4	305.6
پہلی سہ ماہی م 14ء	1600.0	1594.6	1446.6	1348.9	1276.7	-245.7
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

ٹی بل نیلامیوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کو حاصل ہونے والی رقم نیلامی کے اہداف سے خاصی کم اور اس مدت میں عرصیت مکمل کرنے والی ٹی بلز سے بھی بہت کم تھی (جدول 3.2)۔ 22 اگست اور 5 ستمبر کو نیلامیوں کے نتائج خاص طور پر فکر انگیز ہیں: 450 ارب روپے کے مجموعی ہدف اور 248.8 ارب روپے کی عرصیت مکمل کرنے والی رقم کے مقابلے میں بازار نے صرف 119.0 ارب روپے کی پیشکش دی۔ جیسا کہ توقع کی جا رہی تھی اس رقم کے بڑے حصے کی پیشکش سہ ماہی ٹی بلز میں کی گئی لیکن 5 ستمبر کو منعقد ہونے والی نیلامی میں چھ ماہ اور بارہ ماہ کے لیے ایک بولی بھی نہیں دی گئی۔¹² یہ بات واضح ہے کہ جب شرح ہائے سود میں اضافے کی توقع ہو، بازار ایسے حالات میں اپنے فیڈز کو طویل مدتی وثیقہ جات کے لیے مختص نہیں کرتا۔

سہ ماہی میں پی آئی بی کی نیلامیوں کو بھی ایسے ہی حالات کا سامنا کرنا پڑا اور حکومت کو مقررہ ہدف (150 ارب روپے) کا صرف 43.1 فیصد حاصل ہو سکا۔ اس صورت حال کے باعث حکومت کے پاس اسٹیٹ بینک سے قرض لینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس کے باوجود، اسٹیٹ بینک سے قرض گیری آئی ایم ایف سے طے شدہ مقداری ہدف کے مطابق رہی: آئی ایم ایف سے طے شدہ 2,690 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں حکومت کی اسٹیٹ بینک سے خالص قرض گیری آخر ستمبر 2013ء تک 2,521 ارب روپے تھی۔ تاہم حکومت ایس بی پی ایکٹ میں دی گئی سہ ماہی کی صفر حدود (خالص لحاظ سے) کو پورا کرنے سے قاصر رہی۔¹³

12 تاہم 13 ستمبر 2013ء کو زری پالیسی اعلان کے بعد صورت حال میں خاصی تبدیلی آگئی۔ بازار نے 19 ستمبر 2013ء کو منعقد ہونے والی ٹی بل کی نیلامی میں 250 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 1634.3 ارب روپے کی پیشکشیں دیں۔ حکومت کو اس نیلامی سے 515.9 ارب روپے حاصل ہوئے جس سے حکومت کو اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو کم کرنے میں مدد ملی۔

13 لازمی ضروریات کے علاوہ حکومتی قرض گیری کے قرضوں اور زری انتظام پر ٹھوس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خصوصاً، حکومت کے ٹی بلز پر بڑھتے ہوئے انحصار کی وجہ سے حکومت کے لیے قیمتوں کے ازسرنو تعین اور اجراء کے ثنائی کے خطرات بڑھ گئے ہیں۔ بڑھتی ہوئی شرح سود کے دور میں قیمتوں کے ازسرنو تعین کا خطرہ مالیاتی خسارے میں کمی کے لیے حکومتی کوششوں کو متاثر کر سکتا ہے۔

اجناس کی سرگرمیاں

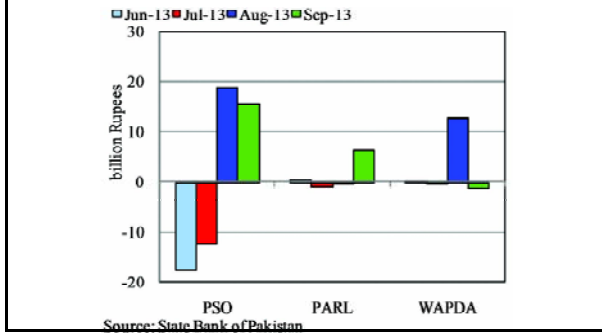
م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اجناس کی سرگرمیوں کے لیے واجب الادا قرضوں کے حجم میں 22.0 ارب روپے کی ہوئی جبکہ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 9.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اجناس وار قرضوں کے اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ سہ ماہی میں خالص واپسی کا محرک گندم اور چینی کے قرضوں کی واپسی تھی۔ پاسکو اور پنجاب کے محکمہ خوراک نے سہ ماہی کے دوران تیزی سے اپنے گندم کے اسٹاک کو فروخت کیا تاکہ گندم کی ملکی طلب کو پورا کیا جاسکے اور آٹے کی قیمتیں مستحکم رہیں۔¹⁴ اس سے سہ ماہی میں خریداری کرنے والی ایجنسیوں کو اپنے قرضے واپس کرنے میں مدد ملی (جدول 3.3)۔

جدول 3.3: گندم کے واجب الادا قرضوں اور حجم میں تبدیلی (آخر پہلی سہ ماہی)				
محکمہ خوراک پنجاب		پاسکو		
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	
-454.4	-78.8	-264.3	163.2	مقدار (ڈخاڑ ہزار میٹرک ٹن میں)
-15.6	-1.0	-5.8	-1.0	واجب الادا قرضے (ارب روپے)

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مزید تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ پاسکو اور پنجاب کے محکمہ خوراک دونوں سے گندم کی مد میں قابل وصولی رقوم آخر ستمبر 2013ء تک 294.8 ارب روپے تھیں جس میں 65.6 ارب روپے قابل وصولی زراعت کا نتیجہ تھے۔ مزید برآں، خریداری ایجنسیوں سے مجموعی قابل وصولی رقوم مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے آخر تک 486.4 ارب روپے تھیں جن میں زراعت کے قابل وصولی 155.3 ارب روپے بھی شامل ہیں۔ متعلقہ حکومتوں کی جانب سے اس زراعت کی ادائیگی سے خریداری کرنے والی ایجنسیوں کو کمرشل بینکوں سے اپنی مہنگی قرض گیری کا 34.8 فیصد واپس کرنے میں مدد ملی۔

شکل 3.3: پی ایس ایز کو قرضوں میں ماہانہ تبدیلیاں



Source: State Bank of Pakistan

پی ایس ایز کو قرضہ

م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی ایس ایز کے قرضوں میں 12.2 فیصد سال بسال نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ توانائی سے متعلق پی ایس ایز کے قرضوں کی طلب کا سبب ان کی نقد رقوم کی آمد و رفت میں درپیش مسائل ہیں۔

خاص طور پر، بیشتر پی ایس ایز نے حکومت کی جانب سے گردش قرضے کا مسئلہ حل کرنے کی وجہ سے جون اور جولائی 2013ء میں اپنے قرضے واپس کر دیے۔ تاہم توانائی کے شعبے میں ساتھی مسائل کے تسلسل کی وجہ سے بعد کے مہینوں میں گردش قرضہ ایک بار پھر بڑھنا شروع ہو گیا جس سے پی ایس ایز کی جانب سے بینکوں کے قرضوں کی طلب پھر بڑھ گئی (شکل 3.3)۔

¹⁴ تاہم یہ تا کا کافی ثابت ہوا کیونکہ پوری سہ ماہی کے دوران گندم اور آٹے کی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا (یکشن 3.4)۔

جدول 3.4: پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں تبدیلی			
ارب روپے			
م 14ء	م 13ء	م 12ء	
-17.4	-84.9	-88.7	مجموعی
جس میں			
-3.0	-39.6	-95.3	نجی کاروباری اداروں کو قرضے
1.4	-1.1	2.9	نجی اسٹاکس میں سرمایہ کاریاں
13.4	-1.8	-4.5	صارفنی مالکاری
-16.2	-65.7	6.3	غیر بینک مالی کمپنیوں کو قرضہ
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

3.3 نجی شعبے کا قرضہ

م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی خالص واپسی کی سطح گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصی پست رہی (جدول 3.4)۔ قرضوں کی پست واپسی کا سبب نجی کاروباری ادارے اور غیر بینک مالی کمپنیاں (این بی ایف سیز) تھیں کیونکہ صارفنی مالکاری میں 13.4 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا۔

م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر بینک مالی کمپنیوں کے قرضوں میں خالص واپسی دیکھی گئی۔ اس کا اہم سبب یہ تھا کہ حکومت نے جولائی 2012ء سے میوچل فنڈز میں سرمایہ کاریوں پر ٹیکس ترغیبات میں کمی کر دی تھی۔^{15,16} اس لیے وہ کمرشل بینک جو غیر بینک مالی اداروں کے ذریعے حکومتی تمسکات میں اپنی کچھ سرمایہ کاری کر رہے تھے وہ اب ان اداروں میں بتدریج بے سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 16.2 ارب روپے کمی کے باعث غیر بینک مالی اداروں کو قرضہ اپنے جون 2011ء سے پہلے کے رجحان پر واپس چلا گیا ہے۔

م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی کاروباری اداروں کے قرضوں میں 3.0 ارب روپے کی خالص واپسی دیکھی گئی جبکہ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 39.7 ارب روپے واپس کیے گئے تھے (جدول 3.5)۔ کپاس اور دھاگے کی برآمدات پر مبنی خریداری اور توانائی کے شعبے میں گردش قرضے (جوریفائزرز اور آئی پی بیز کی جانب سے بینکوں سے قرض گیری بڑھانے کا باعث بنا) نئے قرضوں میں اضافے کا اہم سبب تھے۔ مزید برآں، معین سرمایہ کاری قرضوں میں بھی معتدل اضافہ ہوا ہے، خاص طور پر توانائی کے شعبے میں بجلی کی تقسیم اور پیٹرولیم ریفاٹنگ میں یہ قرضے بڑھے ہیں۔ اس اضافے نے قرضوں کی موسمی واپسی کے ساتھ ساتھ سیمنٹ اور کھاد کے شعبوں میں بھاری واپسی کا اثر زائل کر دیا۔

توانائی کے شعبے کے قرضے جس میں ریفاائزرز اور بجلی و گیس کی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کے قرضے شامل ہیں ان میں م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 39.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں صرف 0.3 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ اضافہ جون 2013ء میں 58.1 ارب روپے (گردشی قرضے کے تصفیے سے متعلق) کی خالص واپسی کے باوجود دیکھنے میں آیا۔ تاہم جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اگست اور ستمبر میں ایک بار پھر گردش قرضوں میں اضافہ شروع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ریفاائزرز، تیل کی بازار کاری کرنے والی کمپنیوں اور آئی پی بیز کی بینکوں سے قرض گیری دوبارہ بڑھ گئی۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ نجی شعبے کے کچھ پاور پلانٹ جو گزشتہ برس مالی مشکلات کی وجہ سے

15 27 جون 2012ء کے پاکستان گزٹ میں بیان کیا گیا: ”بازارز میوچل فنڈز اور آمدنی فنڈز سے منافع منقسم آمدنی پر ٹیکس سال 2013ء کے لیے 25 فیصد کی شرح سے ٹیکس لگایا جائے گا اور 2014ء سے 35 فیصد کی شرح لاگو ہوگی۔“ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کارپوریٹ شعبے کے لیے معیاری آمدنی پر ٹیکس کی شرح 35 فیصد ہے۔

16 غیر بینک مالی کمپنیوں میں سرمایہ کاریوں پر ٹیکس ترغیبات کے باعث غیر بینک مالی اداروں میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔ جدولی بینکوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر بینک مالی اداروں کے ذریعے حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی۔ اس کے نتیجے میں غیر بینک مالی کمپنیوں میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں صرف ایک سال کے دوران 2.4 گنا اضافہ دیکھنے میں آیا (مالی سال 12ء) اور یہ آخر نومبر 2012ء میں بڑھ کر 231.0 ارب روپے کی تاریخی سطح تک پہنچ گئیں۔ تاہم، حکومت نے جون 2012ء میں ٹیکس ترغیبات کو مرحلہ وار واپس لینے کا اعلان کیا۔ اس کے نتیجے میں بینک اب غیر بینک مالی کمپنیوں میں اپنی سرمایہ کاریوں میں کمی کر رہے ہیں۔

جدول 3.5: پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں میں خالص تبدیلی									
ارب روپے									
مجموعی قرضے	فصلہ	تجارتی مالکاری	جاری سرمایہ	معین سرمایہ کاری	م13	م14	م13	م14	م13
اسٹاک میں	م13	م14	م13	م14	م13	م14	م13	م14	م13
نجی شعبے کے کاروباری ادارے	-39.7	-3.0	-2.2	8.9	-43.2	-31.3	5.6	19.4	
جس میں									
الف) بجلی و گیس کی تقسیم	10.3	-0.5	25.6	0.0	3.2	-1.8	15.4	1.2	6.9
ب) پیٹرولیم ریفائننگ	1.8	0.2	14.0	0.0	0.6	-2.2	2.6	2.3	10.8
ج) دیگر اشیا سازی	55.9	-47.6	-40.7	-1.7	-3.8	-43.9	-40.4	-1.8	3.4
ٹیکسٹائلز	20.9	-25.0	0.3	-2.6	-8.5	-16.2	9.7	-6.1	-0.9
غذا و مشروبات	11.0	-42.1	-46.3	-3.9	-4.5	-42.6	-40.9	4.5	-0.9
چھینی	3.9	-24.7	-31.0	0.8	-4.1	-28.5	-28.3	2.9	1.4
تیکری	0.6	-1.2	1.6	0.3	0.0	-0.8	2.3	-0.6	-0.7
مشروبات	0.9	-0.1	5.5	0.4	1.2	-2.3	4.5	1.7	-0.2
کافیا اور گتہ	1.2	1.1	0.3	0.2	0.3	1.9	-1.8	-1.0	1.8
کھاد	3.9	7.7	-1.2	-1.0	0.0	10.1	1.6	-1.3	-2.8
ربر اور پلاسٹک	1.0	4.8	-0.4	2.0	1.0	0.3	-0.6	2.5	-0.8
برقی مشینیں	2.1	2.0	3.7	1.2	1.0	-0.9	0.8	-0.1	2.0
تیسٹ	2.1	-3.2	-1.3	-1.9	-0.8	-0.7	-4.9	-0.5	4.3
* حکومت کی سیلف ایمپلائمنٹ اسکیموں کا زمرہ جو مجموعی واجب الادا قرضوں کے تقریباً 0.03-0.01 فیصد پر مشتمل ہے، نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے مجموعی قرضوں سے منہا کر دیا جاتا ہے۔									
ماخذ: بینک دولت پاکستان									

بند تھے انہوں نے م14ء کی پہلی سہ ماہی میں کام کرنا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے فرنس آئل کی خریداری کے لیے جاری سرمائے کے قرضوں کی اضافی طلب پیدا ہو گئی۔

ٹیکسٹائل کا شعبہ بینک قرضوں کے سب سے بڑے استعمال کنندگان میں شامل ہے جس کے قرضوں میں م14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ م13ء کی پہلی سہ ماہی میں 25.0 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی (جدول 3.5)۔ برآمد کنندگان کی جانب سے خام کپاس اور سوتی دھاگے کی خریداری میں اضافے سے ٹیکسٹائل شعبے کے قرضے کی طلب بڑھ گئی۔¹⁷

م14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غذا و مشروبات کے قرضوں میں 46.3 ارب روپے کی خالص کمی واقع ہوئی جس کا سبب چھینی کے شعبے کی جانب سے قرضوں کی موہی واپسی تھی۔¹⁸ دیگر غذائی صنعتوں میں م14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عارضی صارفی مصنوعات کے شعبے کو اناج کی بلند قیمتوں کے باعث جاری سرمائے کے قرضوں میں 2.3 ارب روپے کا اضافہ شامل ہے۔¹⁹ اس کے مقابلے میں مشروبات کے قرضوں

17 پاکستان دفتر شریات کے مطابق م14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سوتی دھاگے کی مجموعی برآمدات 193.7 ہزار میٹرک ٹن ہو گئیں جو م13ء کی پہلی سہ ماہی میں 181.5 ہزار میٹرک ٹن تھیں۔ م14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام کپاس کی برآمدات بڑھ کر 36.9 ہزار میٹرک ٹن ہو گئیں جو م13ء کی پہلی سہ ماہی میں 14.5 ہزار میٹرک ٹن تھیں۔

18 سال کی پہلی سہ ماہی چھینی کے شعبے کے لیے قرضوں کی واپسی کا وقت ہوتا ہے۔

19 مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم اور کئی کی قیمت میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 25 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

جدول 3.6: پہلی سہ ماہی کے دوران صارفی شعبے کے قرضے			
ارب روپے			
م 14ء	م 13ء	م 12ء	
13.6	-1.7	-4.7	صارفی مالکاری
جس میں			
-0.1	-1.1	-1.9	مکان کی تعمیر
3.1	-0.2	-2.3	کار مالکاری
0.6	1.3	-1.0	کریڈٹ کارڈز
10.1	-1.7	0.6	ذاتی قرضے
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

جدول 3.7: سال سال گرائی کی سہ ماہی اوسط فیصد				
تراشیدہ	غیر غذائی غیر توانائی	غذائی	صارف اشاریہ قیمت	
م 13ء	10.6	10.9	8.4	9.1
	10.6	10.9	8.4	9.1
	9.2	9.9	6.3	7.5
	9.2	9.5	7.3	7.3
	7.0	8.2	6.6	5.6
م 14ء	7.8	8.5	9.1	8.1
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات				

میں اضافہ ملک میں تین نئے گرین فیلڈ بانکنگ پلانٹس کے باعث ہوا۔

جہاں تک سیمنٹ اور کھاد کے شعبے کا تعلق ہے م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان شعبوں کی جانب سے قرضوں کی واپسی بدستور جاری رہی۔ سیمنٹ کو مضبوط نفع یابی اور نقد رقوم کی بہتر آمدورفت²⁰ سے فائدہ پہنچا جبکہ کھاد کا شعبہ ان قرضوں کو واپس کرتا رہا جو اس نے چند برس قبل پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے حاصل کیے تھے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ سیمنٹ کے شعبے میں معین سرمایہ کاری کی سرگرمی میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے جو کونسل کے نئے مقامی پلانٹس اور افریقہ میں ایک پلانٹ لگانے کے لیے مخاطرہ سرمائے پر مبنی ہے۔ تاہم، کھاد کی سرمایہ کاری میں اضافہ تعطل کا شکار ہے جس کا سبب گیس کی دستیابی کے متعلق پائی جانے والی غیر یقینی صورت حال اور معاہدے کا نفاذ ہے۔²¹

آخر میں صارفی مالکاری میں طویل مدت تک قرضوں کی خالص واپسی کے بعد بالآخر بہتری کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں۔ تفصیلات سے نشاندہی ہوتی ہے کہ صارفی مالکاری کی توسیع میں بڑا حصہ ذاتی قرضوں کا ہے جس میں نومبر 2012ء سے تیزی آئی ہے کیونکہ نیشنل بینک آف پاکستان نے سرکاری ملازمین کے لیے تنخواہ قرضہ اسکیم کی حد پر نظر ثانی کی تھی (جدول 3.6)۔²² مزید برآں، نیشنل بینک کی جانب سے نقد اور سونے کی اسکیم (سونے پر نقد کی سہولت) بھی ذاتی قرضوں کو بڑھانے کا باعث بن رہی ہے۔ م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں کمرشل بینکوں کی صارفی مالکاری، خاص طور پر کار کے قرضوں کے جزیں کچھ اضافہ دیکھا گیا ہے۔

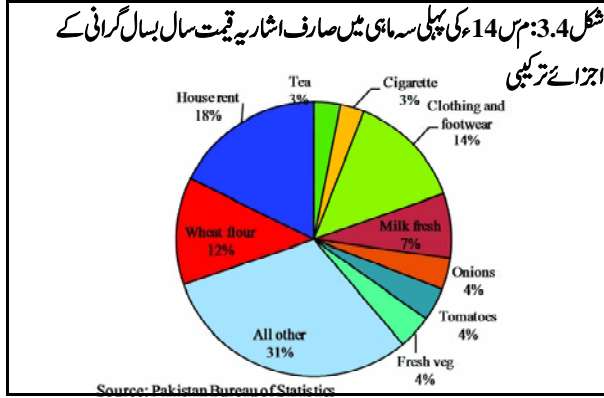
3.4 گرائی

م 13ء میں مسلسل کمی کے بعد م 14ء کے آغاز میں گرائی کا دباؤ ایک بار پھر بڑھنا شروع ہو گیا۔ م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں عمومی گرائی بڑھ کر 8.1 فیصد تک پہنچ گئی جو گزشتہ سہ ماہی میں 5.6 فیصد تھی (جدول 3.7)۔ گرائی کو بڑھانے میں کئی عوامل نے کردار ادا کیا جن میں (i) اجناس کی عالمی

20 کونسل کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں کی وجہ سے سیمنٹ کے اشیاء سازوں کا منافع بلند اور مارجنز میں بہتری آئی۔

21 جیسا کہ باب دوم میں بیان کیا گیا ہے م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کے شعبے کو گیس کی فراہمی میں اضافہ ایک عارضی بندوبست تھا۔

22 صارفی مالکاری میں ذاتی قرضوں کا حصہ تقریباً 50 فیصد بنتا ہے۔



قیمتوں میں معتدل اضافہ (ii) پاکستانی روپے کی قدر میں تیزی سے کمی (iii) سرکاری قیمتوں میں مراجعت کا رجحان (iv) بنیادی غذائی اجزاء میں رسدی مشکلات اور (v) معیاری جی ایس ٹی کی شرح میں ایک فیصدی درجے کا اضافہ شامل ہیں۔

ان عوامل سے نشاندہی ہوتی ہے کہ رسدی قوتیں کردار ادا کر رہی ہیں۔ غذائی گرانی سرفہرست ہے جبکہ قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں (غیر غذائی غیر

توانائی اور تراشیدہ اوسط) میں بھی اضافہ ہوا ہے (جدول 3.7)۔ تاہم ضروری نہیں ہے کہ یہ اضافہ معیشت میں طلب کے دباؤ کو ظاہر کر رہا ہو بلکہ اسے پیٹرول اور گندم جیسے اہم اجزاء کی قیمتوں میں اضافے کے دورثانی اثرات کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے، جس سے نہ صرف لاگت پر مبنی گرانی اور بلند اجرتوں کو تقویت ملی بلکہ گھرانوں کی گرانی کے متعلق توقعات کو بھی قابو میں رہیں۔ علاوہ ازیں، ڈالر پاکستانی روپے کی مساوات میں تبدیلیاں نجی شعبے کے کاروباری اداروں کی قیمتوں کے تعین پر براہ راست اثر انداز ہونگی۔ اس لیے اجناس پر گرانی کے اثرات کی منتقلی روکنے اور حقیقی شرح ہائے سود کو مستحکم رکھنے کے لیے رسدی لحاظ سے گرانی کا دباؤ کم کرنے کے لیے بروقت پالیسی ردعمل درکار تھا (سیکشن 3.1)۔²³

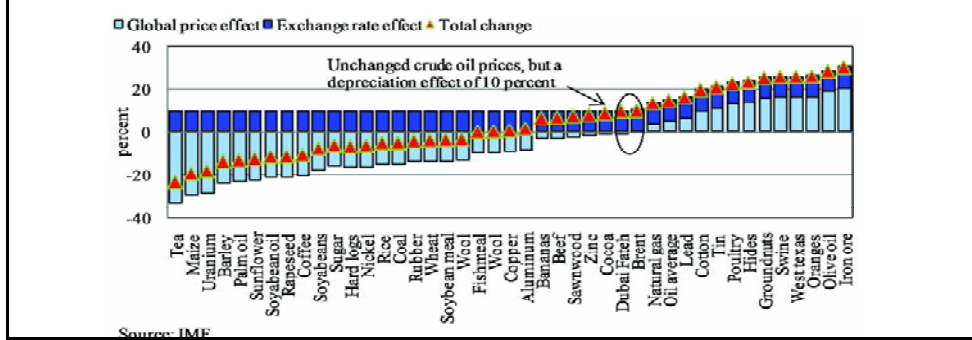
جدول 3.8: گرانی کے نتائج کے مطابق صارف اشاریہ قیمت اجزاء کی تقسیم					
اجزائی تعداد					
پہلی سہ ماہی - مہ 13ء	دوسری سہ ماہی - مہ 13ء	تیسری سہ ماہی - مہ 13ء	چوتھی سہ ماہی - مہ 13ء	پہلی سہ ماہی - مہ 14ء	
41	45	48	60	44	تفریط زر
26	30	28	40	48	کوئی تبدیلی نہیں
60	69	71	107	86	5 تا 1 فیصد گرانی
95	111	129	139	156	10 تا 5 فیصد گرانی
255	224	194	132	143	10 فیصد سے زائد گرانی
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

گرانی کے اجزائے ترکیبی

صارف اشاریہ قیمت گرانی کے اجناس وار جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کی گرانی میں صرف گندم اور مکیان کے کرائے نے 2.4 فیصدی درجے کا اضافہ کیا (شکل 3.4)۔ ملبوسات و جوتے، تازہ دودھ، چائے، سگریٹ اور سبزیوں کا حصہ بھی بڑھا تھا۔ مالی سال 14ء کی گرانی میں بقیہ اجزاء کا حصہ تقریباً 30 فیصد تھا۔ اگرچہ دوہندسی گرانی دکھانے والے اجزاء کی تعداد ابھی کم ہے لیکن سہ ماہی کے دوران صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کے اجزاء کی بڑی تعداد قیمت میں اضافہ ظاہر کر رہی ہے (جدول 3.8)۔

²³ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ زرعی اقدامات کا مقصد غذائی گرانی میں کمی نہیں بلکہ گرانی کی توقعات کو محدود کرنے کے ساتھ ساتھ غذائی گرانی کے اثرات کی دیگر اجناس تک منتقلی کو روکنا ہے۔ غذائی گرانی میں کمی کے لیے انتظامی اقدامات زیادہ مؤثر ہوتے ہیں جن میں پیدا کنندگان اور تقسیم کاروں کی ملی جھگٹ کے رجحانات کو حل کر کے منڈی کی ساختی مشکلات سے نمٹنا شامل ہے۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ ضروری اجناس کو برآمد کرنے جیسے اہم فیصلے لیتے وقت پیداوار اور دستیاب اسٹاک کے درست تخمینوں کا جائزہ لے۔ غذائی گرانی میں کئی بار غیر مؤثر انتظام کی وجہ سے اضافہ ہو جاتا ہے اور مرکزی بینک کو اس کے دورثانی اثرات سے بچنے کے لیے اقدامات کرنا پڑتے ہیں۔

شکل 3.5: بنیادی اجناس کی پاکستانی روپے میں عالمی قیمتوں کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی



عالمی قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے رجحان کا تجزیہ

م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 4.8 فیصد کمی کے مقابلے میں م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں 0.7 فیصد کا معتدل اضافہ ہوا۔ پیشتر اضافہ جولائی 2013ء میں دیکھا گیا تھا جب عراق، شام اور لیبیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث خام تیل کی قیمتیں بڑھ گئی تھیں۔ تاہم، عالمی معیشت مسلسل کمزور ہو رہی ہے اور لیبیا میں تیل کی پیداوار کی مکمل بحالی کے باعث قیمتیں مزید کم ہوئی ہیں۔ مزید برآں، م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں متعدد اجناس کی قیمتوں میں کمی آئی ہے جن میں پام اور سویا بین تیل، گندم، چاول، کونڈ اور نکل شامل ہیں۔

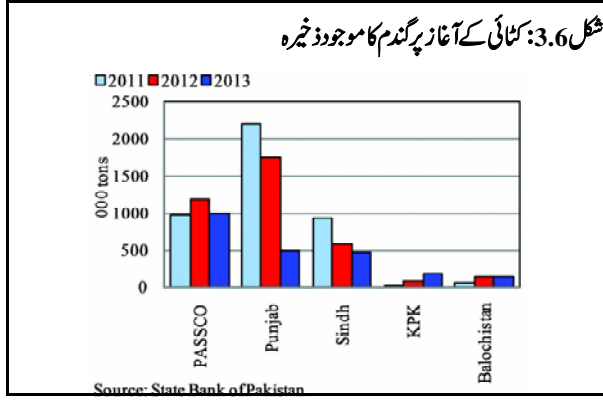
سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے ملکی گرانہ پر عالمی قیمتوں کے اثرات میں شدت آگئی تھی۔ جیسا کہ شکل 3.5 میں دکھایا گیا ہے، اہم اجناس کی ڈالر قیمتوں میں اضافہ معمولی تھا لیکن اصل تشویش پاکستانی روپے کی قیمتوں کے رجحان کے متعلق تھی۔ مثلاً، اگر ہم خام تیل (دبئی فتح اور بریٹ دونوں) کی قیمت پر نظر ڈالیں تو اس کی ڈالر میں قیمت میں کم و بیش کوئی تبدیلی نہیں آئی جبکہ پاکستانی روپے کی قیمت اس مدت میں 9.9 فیصد اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ اس اضافے کا نتیجہ ملک میں پیٹرول کی بلند قیمتوں کی صورت میں نکلا جس سے تازہ دودھ اور ان دیگر غذائی اشیاء کی لاگت بڑھ گئی جن میں مال برداری لاگت خاصی ہوتی ہے۔²⁴

توانائی کی قیمتوں میں اضافہ

م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے گیس کی قیمتوں میں خاصی کمی کر دی تھی جس سے عمومی گرانہ میں کمی آگئی۔ پورے م 13ء میں تفریط زر کے اس اثر کی وجہ سے گرانہ نچلی سطح پر رہی لیکن م 14ء کے آغاز سے اس رجحان میں تبدیلی آگئی ہے۔ حکومت نے جنوری 2013ء میں گیس کی قیمت میں 6.1 فیصد اضافہ کیا اور بعد ازاں جون 2013ء میں 1.0 فیصد اضافہ کیا گیا تھا۔

گیس کی طرح بجلی کی قیمت بھی بڑھ گئی: حکومت پہلے ہی اکتوبر 2013ء میں صرف کے مختلف سلیب کی قیمتوں میں اوسطاً 16 فیصد اضافہ کر چکی ہے۔ ان قیمتوں میں اضافے سے گرانہ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے اشاریے میں ان کے براہ راست حصے اور دیگر اجزاء پر لاگت پر مبنی گرانہ کے ذریعے اضافہ ہوگا۔

²⁴ پیٹرول پر کی گئی قیمت میں مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 10.6 فیصد اضافہ ہوا۔



کم ذخائر کے سبب گندم کے آنے کی

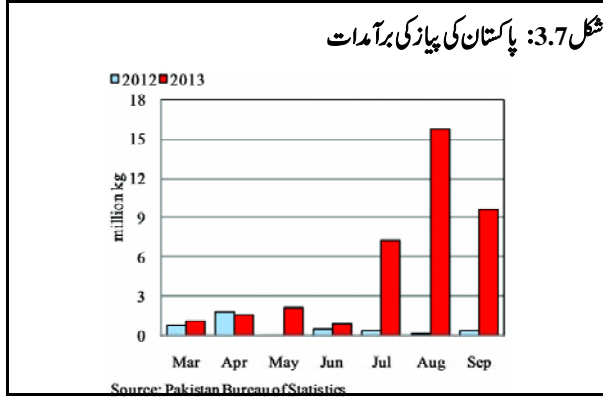
قیمتیں بڑھ گئیں

گندم کی عالمی قیمتوں میں 3.5 فیصد کمی کے باوجود س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گندم کی ملکی قیمتوں میں 25.0 فیصد اضافہ ہو گیا۔ اس اضافے کا اہم سبب سابقہ موسم میں فصل کی ہدف سے کم پیداوار اور گندم کے آنے کی برآمدتھی جس کی وجہ سے بقیہ ذخائر میں کمی ہو گئی (شکل 3.6)۔²⁵ ملک نے س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 143.9 ہزار میٹرک ٹن گندم درآمد کی لیکن یہ طلب ورسد کے درمیان فرق کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھا۔

میزانہ اقدامات سے سگریٹ اور

چائے کی قیمتیں بڑھ گئیں

وفاقی بجٹ 2013-14ء میں جی ایس ٹی میں اضافے کے باعث تمام اجناس کی گرانٹی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ سگریٹ اور چائے پر بعض میزانی



اقدامات کا زیادہ اثر پڑا۔ خصوصاً حکومت نے اپریل 2012ء میں اسمگلنگ کی حوصلہ شکنی کے لیے چائے پریزنٹیکس کو 16 فیصد سے کم کر کے صرف 5 فیصد کر دیا تھا۔ تاہم 2013-14ء کے بجٹ میں اس نرمی کو واپس لے لیا گیا اور چائے پریزنٹیکس ایک ہی بار میں بڑھا کر 17 فیصد کر دیا گیا۔ جہاں تک سگریٹ کا تعلق ہے، حکومت نے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کو گزشتہ برس کے 2.0 فیصد سے بڑھا کر 2013-14ء کے بجٹ میں 3.0 فیصد کر دیا۔

پیاز اور ٹماٹر: تجارت سے مدد نہیں مل سکی

س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی پیاز کی برآمدات گزشتہ برس کے مقابلے میں گئی ہو گئیں جس کا سبب بھارتی فصل کے نقصان کی تلافی تھی (شکل 3.7)۔ تاہم، یہ اضافہ بلند ملکی قیمتوں کی لاگت پر کیا گیا جو سہ ماہی کے دوران سال بسال 50.7 فیصد تک بڑھ گئی تھیں۔

جہاں تک ٹماٹر کا تعلق ہے سہ ماہی کے دوران اس کی قیمت میں 80.3 فیصد اضافہ ہو گیا تھا کیونکہ خراب موسم کے باعث بلوچستان اور سندھ میں فصلوں کو نقصان پہنچا تھا۔ اس کے جواب میں پاکستان نے جولائی تا ستمبر 2013ء کے دوران بھارت سے درآمد میں اضافہ کرتے ہوئے 98.0 ملین کلوگرام ٹماٹر منگوائے جبکہ گزشتہ برس صرف 57.1 ملین کلوگرام ٹماٹر درآمد کیے گئے تھے۔²⁶ تاہم درآمدی مقدار ناکافی ثابت ہوئی کیونکہ

²⁵ س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان نے افغانستان کو 185.7 ہزار میٹرک ٹن گندم کا آئبرآمد کیا تھا۔

²⁶ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

پوری سہ ماہی کے دوران ٹماٹر کی ملکی قیمتیں بڑھتی رہیں۔ دوسری سہ ماہی میں بھی ٹماٹر کی قیمتوں میں گرانہ مزید اضافے کے ساتھ بڑھ کر 101.6 فیصد سال بسال ہو چکی ہے کیونکہ ٹماٹر اگانے والے علاقوں میں بغیر موسم بارشوں کے باعث بھارت سے رسد کو دھچکا پہنچا ہے۔

مستقبل کے امکانات

م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گرانہ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی اہم وجوہات میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، پیٹرول کی بلند قیمتیں، جی ایس ٹی میں اضافہ اور توانائی کی قیمتوں کا بڑھنا شامل ہیں۔ یہ عوامل صارفی اعتماد کے جائزوں میں بھی شامل ہیں جو گھرانوں اور کاروباری اداروں کی گرانہ میں اضافے کے متعلق توقعات کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گرانہ کو بڑھانے والے عوامل میں اعتدال آچکا ہے یا حالیہ مہینوں میں ان میں واپسی کا رجحان ہے۔ خاص طور پر دسمبر میں پاکستانی روپے کی قدر میں غیر متوقع اضافہ قیمتوں کے دباؤ کو محدود کرنے کا باعث بن رہا ہے جبکہ کئی مہینوں سے پیٹرول کی ملکی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔ توقع ہے قیمتوں میں قدرے استحکام سے آئندہ مہینوں میں گرانہ کی توقعات میں نرمی آجائے گی۔ تاہم، بھاری بیرونی فرق، اجناس کی قیمتوں کا حالیہ رجحان²⁷ اور آئی ایم ایف پروگرام کے حصے کے طور پر توانائی کے زراعت میں مزید کمی کے باعث قیمتوں میں اضافے کا دباؤ برقرار رہے گا۔²⁸ م 14ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی گرانہ کی پیش گوئی 10.0 تا 11.0 فیصد کی حد میں ہے۔

27 بریٹ خام تیل کی قیمت نومبر 2013ء کے 108.1 ڈالر فی بیرل سے بڑھ کر دسمبر 2013ء میں 110.6 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی جو 2.4 فیصد کی نمو کو ظاہر کرتا ہے۔

28 صنعتی و بجلی کے شعبوں کے گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) میں حالیہ اضافے سے بھی لاگت پر مبنی گرانہ میں اضافہ ہو سکتا ہے (باب 4)۔